چند ماہ پہلے مبیّنہ طور پر گرنگ کمپالا میں تھے جہاں وہ نائجیریا کے ایلچی (جو سوڈان میں امن کے لیے کوشاں ہیں) سے مذاکرات کر رہے تھے۔ وہ ایک طویل عرصے سے سوڈان سے باہر ہیں اور گزشتہ سال کے آغاز میں سوڈانی فوج کے حملے شروع ہونے کے کئی ہفتے بعد واپس آئے، جب کہ "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" کو فوجی اہمیت کے کئی قصبوں سے نکلنا پڑا۔

دسمبر ۱۹۹۱ء میں "نیشنل کرسچن کونسل آف کینیا" کے زیر اہتمام نیروبی میں ایک اجلاس بلایا گیا تھا جس کا مقصد "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" کے ناصر گروپ اور گرنگ گروپ کے اختلافات ختم کرنا تھا۔ اس اجلاس میں گرنگ کی طرف سے مذاکرات میں حصہ لینے والوں کو بتایا گیا کہ تحریک کے اندر انسانی حقوق کو بری طرح کچلا جا رہا ہے۔ گرنگ پر الزام لگایا گیا کہ وہ تحریک کو جمہوری نہ بنانے اور سیاسی قیدیوں کو رہا نہ کرنے پر بضد ہیں۔ "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" (گرنگ گروپ) کی جانب سے تردید کے باوجود قابلِ اعتماد ذرائع کی اطلاع ہے کہ گرنگ کے ساتھیوں کے حوصلے از حد پست ہیں۔ انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیوں کے الزامات بار بار سامنے آ رہے ہیں۔

ناقدین کہتے ہیں کہ گرنگ مشکوک حالات میں مینگسٹو ہیلے ولیم کی حمایت سے "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" کے سربراہ بنے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ تحریک کے حقیقی بانی کمانڈر کیروبینو کن ین بول (Kerubino Kunyan Bol) ہیں جو مغربی استوائی خطے میں گرنگ کے کسی نظر بندی کیمپ میں محبوس ہیں۔

اس بات کا غالب امکان ہے کہ گرنگ گروپ اور کمانڈر ولیم گروپ کے درمیان حالیہ لڑائی سے سوڈانی حکومت پورا پورا فائدہ اٹھائے اور "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" کو بحیثیتِ مجموعی قرار واقعی نقصان پہنچے۔ (ماہنامہ "فوکس" - لیسٹر، اکتوبر ۱۹۹۲ء)

ایشیا

انڈونیشیا: ہزارۂ سوم میں تبشیر

ہزارۂ سوم (۲۰۰۱ء - ۳۰۰۰ء) میں رسالتِ بائبل (Bible Apostlate) کے ذریعے تبشیر کے موزوں ذرائع تلاش کرنے کی خاطر انڈونیشیا کی کیتھولک بائبل ایسوسی ایشن نے قومی مشاورت کا اہتمام کیا ہے۔ یوگ یکارتہ میں منعقدہ اس چوتھی قومی مشاورت میں بڑی سیمیزیوں اور نیابتی حلقوں کی بائبل رسالتوں کی طرف سے تقریباً پچاس افراد نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس میں انڈونیشیا کی بائبل ایسوسی ایشن کے سربراہ نے شرکاء کو بتایا کہ وہ اس مشاورت میں کیتھولکوں کو متحرک کرنے کی نئی راہیں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ وہ کلامِ خدا کو سمجھ سکیں اور اس پر عمل پیرا ہوں، بائبل رسالتوں کی ترقی، نیز عہدِ حاضر بالخصوص ہزارہ سوم کے تقاضوں کے مطابق تبشیر کے لیے طریقہ کار وضع کریں گے۔

ایک نیابتی حلقے کے فادر سہاریو نے، جو علم کلام مقدس کے عالم ہیں، ویٹیکن کی دستاویزات سے استشہاد کرتے ہوئے واضح کیا کہ مسیح کا نام ذکر کیے بغیر تبشیر مکمل نہیں ہو سکتی اور مسیح کے نام کا اعلان اس وقت تک ممکن نہیں جب تک "نجات کی تبشیر کے لازمی اثرات" پر گفتگو نہ ہو۔

کارملی فادر برتھولڈ پریرا نے شرکائے مشاورت کو بتایا کہ "عہد نامہ عتیق کی تاریخ انڈونیشیا میں معاصر نئی تبشیر سے مناسبت رکھتی ہے۔ انڈونیشیا میں بندگانِ خدا کو نئی قوت اور روح القدس کے جذبے سے بائبل کا مطالعہ کرنا چاہیے اور اسی جذبے کے ساتھ نئے انداز میں بائبل پیش کرنی چاہیے۔"

عمرانیات اور تبلیغات کے عالم فادر جان پرائر نے کہا کہ "چرچ کی ہر سرگرمی اپنی نوعیت کے اعتبار سے تبشیری ہے اور اسے خدا کے کام کی کلیت میں دیکھنا چاہیے--- رسولی تبشیر ایک نئے اظہار، طریقِ کار اور جذبے سے ہونی چاہیے۔" (رپورٹ: دی کیتھولک نیوز)

پاکستان: "اسلامی ماحول میں [مسیحی] دینیات کی ترسیل"

[گزشتہ ماہ کے شمارے میں آل پاکستان کیٹیکیٹیکل کانفرنس [ملتان: ۲۶-۳۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء] کی سفارشات نقل کی جا چکی ہیں۔ کانفرنس میں ایک اہم مقالہ جناب حمید ہنری نے "اسلامی ماحول میں دینیات کی ترسیل" کے زیر عنوان پیش کیا تھا۔ مقالے میں انھوں نے پاکستان کے اسلامی ماحول، اس کے سماجی، سیاسی اور معاشی پہلوؤں پر اظہار خیال کے بعد تدریسِ اسلامیات کے مقاصد اور صوبہ سندھ میں اسلامیات کے ابتدائی نصاب کا موازنہ مسیحی دینیات اور اس کے مقاصد سے کیا ہے اور آخر میں اپنے مشاہدات و تاثرات نیز نتائج و سفارشات پیش کی ہیں۔ مقالے کا آخری حصہ سہ ماہی "اچھا چرواہا" بابت جولائی - اگست ۱۹۹۲ء کے شکریے کے ساتھ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ "اچھا چرواہا" کے شمارے پر اگرچہ "جولائی - اگست ۱۹۹۲ء کا اندراج ہے مگر یہ دسمبر ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا ہے۔ مدیر]

مسیحی دینیات کا وژن

اگر ہم اسلامی اور مسیحی دینیات کی ترسیل کے مقاصد کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اسلامی دینیات